ریزرو جنگل کو نجی سیاحتی منصوبے کے حوالے کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا گیا، ماہی گیر اور ماحولیاتی کارکن مطمئن

(نمائندہ ساحلِ مرجان)

ساحلِ مرجان کے شمالی ضلع کلاچی میں واقع ریزرو جنگل کو نجی سیاحتی منصوبے کے حوالے کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا گیا ہے۔ ماہی گیر اور ماحولیاتی کارکن طویل عرصے سے احتجاج کر رہے تھے۔ منگل کو ضلع کلاچی کے ڈپٹی کمشنر نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے بعد منصوبہ عملاً ختم ہو گیا۔ مقامی ماہی گیروں کا کہنا ہے کہ جنگل ان کی نسلوں سے ماہی گیری کا ٹھکانا رہا ہے۔

ڈپٹی کمشنر کلاچی کے دفتر سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ریزرو جنگل کو سیاحتی منصوبے کے لیے الاٹ کرنے کا فیصلہ واپس لیا جاتا ہے اور محکمہ جنگلات اس علاقے کا انتظام دوبارہ اپنے ہاتھ میں لے گا۔ نوٹیفکیشن پر دستخط کرنے والے افسر کا نام ظفر اقبال کھوسہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیصلہ ماحولیاتی اثرات کے جائزے کے بغیر کیا گیا تھا اور اسے قانونی تقاضوں کے مطابق نہیں بنایا گیا۔

ماہی گیر اتحاد ساحلِ مرجان کے صدر حاجی نور محمد بلوچ نے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے یہ جنگل اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ وہاں مچھلی کے انڈے دینے کی جگہیں ہیں۔ اگر وہاں ہوٹل اور کشتیاں آ جاتیں تو پانی گندا ہو جاتا اور ہمارا روزگار ختم ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کا مقصد کسی سے لڑائی نہیں تھا بلکہ اپنی روزی بچانا تھا۔

دوسری جانب ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر ثمینہ ارشد نے کہا کہ یہ فیصلہ ایک مثال ہے کہ مقامی لوگوں کی آواز سنی جائے تو بڑے منصوبے رک سکتے ہیں۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ اگر متبادل روزگار فراہم نہ کیا گیا تو ماہی گیر دوبارہ مشکل میں آ سکتے ہیں۔ ان کے مطابق ریزرو جنگل میں مینگروو کے درخت اور پرندوں کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں جو ساحل کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں۔

محکمہ جنگلات کے ریجنل افسر نے بتایا کہ جنگل کی حد بندی دوبارہ کی جائے گی اور ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس میں ماہی گیر، محکمہ جنگلات اور ماحولیات کے نمائندے شامل ہوں گے۔ کمیٹی ہر ماہ اجلاس کرے گی اور اس کی رپورٹ اگلے برس مارچ میں پیش کی جائے گی۔ ساحلِ مرجان کے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل کیا جائے گا اور کسی دباؤ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

ماہی گیر خواتین کی تنظیم ساحلی سہیلی کی صدر شمیم اختر نے کہا کہ خواتین جال بنتی ہیں اور خشک مچھلی بیچتی ہیں، ان کے لیے جنگل کا کٹنا موت کے برابر تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کو سلائی مشین اور کشتی کے جال کے لیے قرضہ دیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے یقین دہانی کرائی کہ اس مطالبے پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

مقامی صحافی عمران گل نے رپورٹ کیا کہ فیصلے کی خبر آتے ہی بازار میں مٹھائی بانٹی گئی اور ماہی گیر کشتیوں پر جمع ہو گئے۔ ایک بزرگ ماہی گیر نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ کے ساتھ یہ جنگل دیکھا ہے اور اپنے بچوں کو بھی دکھانا چاہتے ہیں۔ اگر یہ فیصلہ نہ بدلتا تو ہم کورٹ جاتے۔ اب دیکھنا ہے کہ کمیٹی کا کام کتنے دن میں مکمل ہوتا ہے۔

ریزرو جنگل کی حدبندی کمیٹی کا کام 28 فروری تک مکمل کرنے کا حکم

(نمائندہ ساحلِ مرجان) — 10 مئی 2025ء

ساحلِ مرجان کے شمالی ضلع کلاچی میں واقع ریزرو جنگل کی حدبندی کے لیے بنائی گئی کمیٹی کو 28 فروری تک کام مکمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کلاچی نے پیر کے روز محکمہ جنگلات، ماہی گیر نمائندوں اور ماحولیاتی کارکنوں کے ساتھ مشترکہ اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ کمیٹی ہر ہفتے پیش رفت کی رپورٹ ضلع کونسل کو جمع کرائے گی۔

اجلاس میں بتایا گیا کہ ریزرو جنگل کا رقبہ 412 ایکڑ ہے اور اس میں مینگروو کے درخت، کیکڑ اور پرندوں کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ماہی گیر نمائندوں نے کہا کہ جنگل کٹنے سے ان کی کشتیاں کنارے تک پہنچنے میں دقت آئے گی اور مچھلی کے انڈے دینے کی جگہیں ختم ہو جائیں گی۔ ڈپٹی کمشنر نے یقین دلایا کہ کسی بھی تبدیلی سے پہلے متاثرہ خاندانوں کو سنا جائے گا۔

کمیٹی میں محکمہ جنگلات کے تین افسر، ماہی گیروں کے پانچ نمائندے، ایک خاتون نمائندہ اور ماحولیات کے دو ماہر شامل ہیں۔ کمیٹی کا سربراہ محکمہ جنگلات کے کنزرویٹر مقرر کیا گیا ہے جبکہ سیکرٹری کے فرائض ماہی گیر فورم کے صدر ادا کریں گے۔ کمیٹی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ گواہوں کو بلا سکے اور پرانے نقشوں کا موازنہ کر سکے۔

ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کسی کو زمین چھیننے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور جو افسر جان بوجھ کر رکاوٹ ڈالے گا اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ریزرو جنگل کو سیاحتی منصوبے کے لیے الاٹ کرنے کا فیصلہ واپس لیا جا چکا ہے اور کمیٹی کی رپورٹ کی بنیاد پر ہی کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ اجلاس میں یہ بھی کہا گیا کہ متبادل روزگار کے منصوبوں پر بھی غور کیا جائے گا۔

ماہی گیر نمائندے حاجی نور محمد بلوچ نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے کہ یہ جنگل ہمارا ہے۔ اگر وہاں ہوٹل بنتے تو پانی گندا ہو جاتا اور ہمارا روزگار ختم ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کسی سے لڑائی نہیں تھا بلکہ اپنی روزی بچانا تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کمیٹی کی رپورٹ آنے تک کوئی نیا الاٹمنٹ نہیں ہوگی۔